فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

بجز پیر و جمعہ

فی پرچہ دس پیسے

۲۱ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۰ نبوت ۱۳۴۱ ہش - ۲۰ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے ۲ دو چیزیں ضروری ہیں ایک استغفار اور دوسرے توبہ

استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ہی ملتی ہے

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے۔ کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا تعالیٰ سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دیگا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی جس کا نام توبوا الیہ ہے اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کیلئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔۔۔ اگر استغفار کرو اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہوگا۔ یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۱۹ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

ربوہ ۱۹ نومبر۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے سوزش بول کی تکلیف بفضلہ تعالیٰ رفع ہو چکی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں سکنی اراضی خرید کرنے کا نادر موقعہ

تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بالمقابل جانب جنوب قریباً ایک سو اسی کنال سکنی اراضی قابل فروخت ہے۔ یہ اراضی ایک طرف تعلیم الاسلام ہائی سکول، موجودہ تعلیم الاسلام کالج اور دوسری طرف زیر تعمیر ڈگری کالج کے عین درمیان واقع ہے۔ مذکورہ تعلیمی اداروں اور جلسہ گاہ و جامعہ احمدیہ کے قریب ہونے کے علاوہ سابقہ آبادی محلہ دارالبرکات سے ملحق ہے۔ مرکزی دفاتر اور گول بازار بھی دور نہیں۔ نلکے لگوا کر یقین کر لیا گیا ہے کہ زیر زمین پانی میٹھا ہے۔ اس اراضی کی پلاٹ بندی ہو چکی ہے۔ اس لئے فوری طور پر قبضہ دیا جا سکتا ہے۔ ان تمام خصوصیات کے باوصف قیمت صرف ۷۵۰ روپے فی کنال رکھی گئی ہے۔ زمین کی تقسیم رقوم جمع ہونے کی ترتیب سے ہو رہی ہے۔

احباب اس زمین کی رقوم بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

عبدالسلام وکیل المال تحریک جدید ربوہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کئی دن سے بہت ناساز چلی آ رہی ہے۔ کل لاہور سے ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ماہر امراض قلب ربوہ آئے۔ انہوں نے ساڑھے تین بجے سہ پہر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کا معائنہ کیا اور حالات سنے۔ بعد معائنہ ضروری علاج اور دوائیں تجویز کیں۔ انہوں نے بتایا کہ دل کافی کمزور ہو چکا ہے۔ اس لئے تین ہفتہ تک مکمل آرام کیا جائے۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو کوفت کا موجب ہو سکتی ہو۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل و کرم سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ نومبر ۶۲ء

جادلھم بالتی ھی احسن

اللہ تعالیٰ نے جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بھائی سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون مصر کی اصلاح کے لئے مامور فرمایا تو یہ نصیحت فرمائی کہ

فقولا لہ قولا لینا
(طٰہٰ ۴۴)

فرعون ایک بڑا باجبروت بادشاہ تھا۔ اس وقت کی دنیا میں مصر ایک مرکزی حیثیت رکھتا تھا اور اس کے بادشاہ بہت مغرور تھے وہ اپنی نسل خداوندوں سے ملاتے تھے اور اپنے تئیں خدا کہلوانا لازم قرار دیتے تھے۔ فرعون موسیٰ ان میں سے اپنی قوت اور طاقت اور شان و شوکت کے لحاظ سے خاص امتیاز رکھتا تھا۔

ایسے جابر انسان سے ٹکرانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے دو پاک بندے جو ہر طرح سے کمزور تھے خاص کر حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کے خلاف فرعون کو ایک قبطی کے قتل کا شکوہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف ایک ہی ظاہری ہتھیار جو ان کے مقابلہ کے لئے عطا کیا وہ اوپر کا فرمان ہے یعنی فرعون سے نرمی سے گفتگو کرنا۔ بظاہر یہ ہتھیار بھی بڑا کمزور نظر آتا ہے مگر اس کی طاقت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسے جابر بادشاہ کے سامنے حق کہنے کا فرض جس خوبی سے ادا کیا اس کی مثال صرف انبیاء علیہم السلام کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔ "قول لین" کے معنی بے جا لجاجت یا خوشامدانہ باتیں نہیں ہیں بلکہ حق کہنے کا ایک طریق ہے جس سے کڑوی سے کڑوی بات بھی سننے والے کو نہ بھڑکائے۔ فرعون جو سخت مغرور تھا جو اپنے تئیں خدا کہلواتا تھا اس کے منہ پر حق بات کہنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ لیکن حق بات کہنے کا طریقہ اور سلیقہ ہونا چاہیئے جو سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اختیار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی آپ نے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ بھی لیا اور احسن طریق کو ہاتھ سے بھی نہ چھوڑا۔

تبلیغ کے لئے یہ بہترین گر ہے جو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے جابر مخالفین کے لئے بھی جو حق بات سننے سے فوراً بھڑک اٹھتے ہیں یہ ہتھیار نہایت کارآمد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بندگانِ حق حق بات کہتے ہوئے نہایت پسندیدہ طرز کلام اختیار کرتے ہیں۔ یہ ایسا اصول ہے جو بڑے سے بڑے جابر انسان کے لئے بھی اتنا مؤثر ضرور ہوتا ہے کہ وہ بات کو سن لیتا ہے خواہ وہ مانے یا نہ مانے۔ اس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ طریق ان لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے کتنا مفید ہو سکتا ہے جو جابر اور مغرور نہیں ہوتے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

جادلھم بالتی ھی احسن
(النحل ۱۲۶)

یعنی مخالفین سے بحث مباحثہ بھی کرو تو ایسے طریق سے کرو جو نہایت پسندیدہ ہو اس سے واضح ہے کہ ایک ایسی جماعت کے لئے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے اس اصول کی پابندی کتنی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے اور اس نے وہی طریق اختیار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اختیار کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ بعض اوقات ہو سکتا ہے کہ ایک احمدی دوست سے بھی ترش کلامی ہو جاتی ہو لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بار بار یہی ہدایت فرماتی ہے کہ ہم گفتگو میں نرمی اختیار کریں اور جو ہمیں سخت سست کہے اس سے بھی نرمی سے پیش آویں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان لانے والوں کی تین اقسام بتائی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں عوام۔ متوسط درجے کے۔ امراء۔ عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدِ راہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو تقلیل و دل مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیئے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ۔ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۱۸-۲۱۹)

اس کے بعد آپ نے ان تین ذرائع کا ذکر فرمایا ہے جن سے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"جب انبیاء علیہم السلام مامور ہو کر دنیا میں آتے ہیں تو لوگ تین ذریعوں سے ہدایت پاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ تین ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ظالم۔ مقتصد۔ سابق بالخیرات۔

اوّل درجے کے لوگ تو سابق بالخیرات ہوتے ہیں جن کو دلائل اور معجزات کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے صاف دل اور سعید ہوتے ہیں کہ مامور کے چہرہ ہی کو دیکھ کر اس کی صداقت کے قائل ہو جاتے ہیں اور اس کے دعویٰ کو ہی سن کر اس کو برنگ دلیل سمجھ لیتے ہیں ان کی عقل ایسی لطیف واقع ہوئی ہوتی ہے کہ وہ انبیاء کی ظاہری صورت اور ان کی باتوں کو سن کر قبول کر لیتے ہیں۔

دوسرے درجہ کے لوگ مقتصدین کہلاتے ہیں جو ہوتے تو سعید ہیں مگر ان کو دلائل کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ شہادت سے مانتے ہیں۔

تیسرے درجہ کے لوگ جو ظالمین ہیں ان کی طبیعت اور فطرت کچھ ایسی وضع پر واقع ہوتی ہے کہ وہ بجز مار کھانے اور سختی کے مانتے ہی نہیں۔

جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے وہ تو بالکل جھوٹے ہیں کیونکہ اسلامی جنگیں دفاعی اصول پر تھیں۔ مگر ہاں یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے قانون میں یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ تیسرے درجہ کے لوگوں یعنی ظالمین کے لئے ایک طریق رکھا ہوا ہے جو بظاہر جبر کہلاتا ہے اور ہر نبی کے وقت میں عوام کی ہدایت جبر کے کسی نہ کسی پیرایہ میں ہوئی ہے کیونکہ دوربین سے دیکھنے والے کا مقابلہ مجرد آنکھ سے دیکھنے والا نہیں کر سکتا۔ جب استعدادیں مختلف ہیں تو پھر سب کے لئے ایک ہی ذریعہ کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

بڑے مقبول اور مقرب اور رسالت کی سچی خلافت حاصل کرنے والے وہی ہوتے ہیں جو سابق بالخیرات ہوتے ہیں ان کی مثال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سی ہے کہ آپ نے کوئی معجزہ اور نشان طلب نہیں کیا۔ سنتے ہی ایمان لے آئے اور حقیقت میں یہ ہے بھی سچ اس لئے کہ جس شخص کو مامور کی اخلاقی حالت کی واقفیت ہو اس کو معجزہ اور نشان کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یاد دلایا کہ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ۔ سابقین کو تو یہ صورت پیش آتی ہے کہ وہ اپنی فراست صحیحہ سے ہی تاڑ جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب آپ مدینہ تشریف لے گئے تو بہت سے لوگ آپ کو دیکھنے آئے۔ ایک یہودی بھی آیا اور اس سے جب لوگوں نے پوچھا تو اس نے یہی کہا کہ یہ منہ تو جھوٹوں کا نہیں ہے اور مقتصد لوگ وہ ہوتے ہیں جو دلائل اور معجزات کے محتاج ہوتے ہیں اور تیسری قسم ظالمین کی ہے جو سختی سے مانتے ہیں۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں کبھی طاعون سے اور کبھی زلزلہ سے ہلاک ہوئے اور دوسروں کے لئے عبرتگاہ بنے۔ یہ ایک قسم کا جبر ہے جو اس تیسری قسم کے لئے خدا تعالیٰ نے رکھا ہوا ہے اور سلسلہ نبوت میں یہ لازمی طور پر پایا جاتا ہے۔"

(ایضاً ص ۲۱۹-۲۲۰)

ظاہر ہے کہ سابق بالخیرات لوگوں کو تو زیادہ تبلیغ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوسری قسم کے لوگ جو مقتصد ہوتے ہیں ان کو سمجھانے کی ضرورت پڑتی ہے البتہ تیسری قسم کے ضدی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے

ختم اللہ علیٰ قلوبھم

کے الفاظ فرمائے ہیں جن کو سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی قوم پر الٰہی عذاب کو کھینچتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جبر کی تشریح کر دی ہے۔ کسی انسان کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ تبلیغ میں جبر استعمال کرے یا تبلیغ سے پہلے تلوار سے قلب رانی کرے جیسا کہ مودودی صاحب کا خیال ہے بلکہ جس جبر کا یہاں ذکر ہے وہ الٰہی عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ ہی نازل کرتا ہے البتہ انبیاء علیہم السلام ضدی اقوام کو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایسے عذاب کی پیشتر اطلاع دے دیتے ہیں۔ ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنی ہم عذاب نہیں دیتے۔ جب تک ہم نبی مبعوث کر کے اس کے ذریعہ پہلے انتباہ نہیں کر لیتے۔ یہ امر بھی اللہ تعالیٰ کے رحم پر دلالت کرتا ہے جو وہ انسانوں کے ساتھ برتتا ہے۔ عذاب تو ان کے اعمال کا ہی نتیجہ ہوتا ہے مگر عذاب سے پہلے اللہ تعالیٰ

(باقی دیکھیں ص ۳ پر)

مسیح موعود کے وقت طاعون کا ذکر قرآن مجید اور بائیبل میں

از مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

ایک دوست لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی مولوی نے یہ اعتراض خاص طور پر بار بار دہرایا ہے کہ کشتی نوح کے صفحہ ۵ پر حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ بخاری شریف متی ۲۴/۸ مکاشفات ۲۲/۸ اور زکریا ۱۴/۱۲ میں مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون پڑنے کا ذکر ہے۔ حالانکہ ان ساری کتب میں مذکورہ حوالہ جات کے مطابق طاعون یا مری کا کوئی ذکر نہیں۔ جواب بخاری شریف اور بائیبل کے حوالہ سے دیا جائے۔

الجواب:۔ واضح ہو کہ کشتی نوح کے متن میں اس جگہ یہ عبارت درج ہے "قرآن شریف بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی"۔

اس متن پر حاشیہ میں زکریا، متی اور مکاشفات سے مندرجہ بالا آیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس جگہ بخاری کا کوئی تذکرہ ہی نہیں۔ البتہ قرآن کا ذکر ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایٰتنا لا یوقنون (نمل ع ۶)

کہ جب قوموں پر فرد جرم لگ جائے گا۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو انہیں زخمی کرے گا۔ اس وجہ سے کہ لوگ ہمارے نشانات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ تکلمھم کے معنی اس آیت میں کاٹنے کے ہیں۔ چنانچہ لغت عربی کی کتاب المنجد میں لکھا ہے۔ کلمہ تکلیماً جرحہ یعنی اس کو زخمی کر دیا۔ طاعون کا کیڑا بھی دابۃ الارض ہے کیونکہ طاعون کی وبا پہلے چوہوں میں پیدا ہوتی ہے جو زمین کے بلوں میں رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں نزول المسیح صفحہ ۳۸ پر فرماتے ہیں:۔

"یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹیگا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے"۔

حضرت امام باقر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں تکلمھم سے یہ مراد ہے کہ وہ کیڑا انہیں کاٹے گا اور زخم پہنچائے گا۔

(بحار الانوار ج ۱۳ صفحہ ۲۳۲)

بائیبل کے حوالہ جات

انجیل متی کے پرانے تراجم میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں رائج تھے، مری اور طاعون plague کا لفظ موجود ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود کے زمانہ میں متی ۲۴/۸ کے حوالہ سے طاعون پڑنے کے نشان کا ذکر فرمایا۔ جو آپ کے زمانہ میں پورے جلال کے ساتھ پورا ہوا۔ تو عیسائیوں نے متی کے نئے اردو تراجم میں مری کے الفاظ حذف کر دیئے۔ حالانکہ ۱۸۵۶ء کے مطبوعہ ترجمہ میں متی ۲۴/۸ میں مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑنا لکھا ہے۔ فارسی انجیل مطبوعہ ۱۸۴۲ء بائیبل پریس کلکتہ میں لکھا ہے۔

"زا کہ طائفہ بر طائفہ و ملکی بر ملکی خواہد برخاست و در بعض جاہا قحطہا و طاعونہا و زلزلہا پدید خواہند گردید"

اسی طرح متی کے فارسی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۹۵ء فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن میں لکھا ہے۔

"زیرا کہ قومی با قومی و مملکتی با مملکتی مقاومت خواہند نمود و قحطہا و وباہا و زلزلہا در جاہا پدید آید"

۱۹۴۲ء کی عربی بائیبل مطبوعہ مصر میں لکھا ہے۔

لانہ تقوم امۃ علی امۃ ومملکۃ علی مملکۃ وتکون مجاعات واوبئۃ وزلازل فی اماکن ...

ان تینوں حوالوں میں طاعون اور وباء کا ذکر موجود ہے۔

دی برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن کی مطبوعہ بائیبل میں متی ۲۴/۷ کا ترجمہ یوں لکھا ہے:۔

"For nation shall rise against nation and kingdom against kingdom and there shall be famines and pestilances and earthquakes in divers places"

ترجمہ اردو ان سب حوالوں کا یہ ہے کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کرے گی۔ قحط اور مری (طاعون) اور زلزلے مختلف جگہوں پر ظاہر ہوں گے۔

عیسائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس حوالہ کے دینے پر متی کی انجیل سے مری کا لفظ حذف کر دیا۔ تا اس نشان کو مٹائیں لیکن انہیں یہ خیال نہ رہا کہ لوقا ۲۱/۱۱،۱۰ میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے۔ جس میں مری (طاعون) کا ذکر ہے۔ چنانچہ حالیہ اردو ترجمہ میں لکھا ہے:۔

"پھر اس نے ان سے کہا کہ قوم قوم پر اور سلطنت سلطنت پر چڑھائی کرے گی۔ اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے۔ اور جا بجا کال اور مری پڑے گی"۔

(اردو ریفرنس بائیبل مطبوعہ برٹش اینڈ بائیبل سوسائٹی انار کلی لاہور مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

اسی بائیبل میں اس موقعہ پر حاشیہ نمبر ۲۰ میں اس کی تائید میں مکاشفہ ۶/۸ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو کشتی نوح میں سہو کتابت سے ۲۲/۸ درج ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۶/۸ مکاشفہ میں لکھا ہے۔

"اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ زرد سا گھوڑا ہے۔ اور اس کا نام موت ہے اور عالم ارواح اس کے پیچھے پیچھے تھا اور ان کو چوتھائی زمین پر اختیار دیا گیا کہ تلوار اور کال اور وباء اور زمین کے درندوں سے لوگوں کو ہلاک کریں"۔

اس جگہ وباء سے مراد وہی مری ہے۔ جس کا ذکر لوقا ۲۱/۱۱ میں آیا ہے۔ ریفرنس بائیبل میں لوقا میں مذکورہ مری کے ذکر پر مکاشفہ کا یہ حوالہ دیا جانا اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک مکاشفہ کی یہ آیت لوقا کے ہی مضمون کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زکریا ۱۴/۱۲ کا جو حوالہ دیا ہے اس میں بھی ایک مری یا plague کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔

"خداوند یروشلم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر عذاب نازل کرے گا۔ کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا۔ اور ان کی آنکھیں ان کے چشم خانوں میں گل جائیں گی۔ اور ان کی زبان ان کے منہ میں سڑ جائے گی"۔

گویا اس جگہ خطرناک طاعون کا ذکر ہے۔ چنانچہ انگریزی کی بائیبل میں اس آیت کا ترجمہ یوں دیا گیا ہے۔

"And this shall be the plague where with the Lord will smite all the people that have fought against Jeruselam"

ترجمہ۔ اور یہ پلیگ (طاعون) ہوگی جس سے خدا ان تمام لوگوں کو ہلاک کرے گا۔ جو یروشلم کے خلاف لڑے ہیں۔

اس حوالہ کے متعلق یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس پیشگوئی میں یروشلم سے مراد وہ نیا یروشلم ہے۔ جس کے متعلق مکاشفات ۲۱/۲۵ میں لکھا ہے۔

"پھر میں نے ایک نیا آسمان اور نئی زمین کو دیکھا۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی (یعنی روحانی انقلاب پیدا ہو گیا ناقل) اور سمندر بھی نہ رہا۔ (یعنی نئے علوم پیدا ہو گئے ناقل) پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا"۔

یوحنا کے اس مکاشفہ میں مسیح موعود کی بعثت کو ایک انقلابی زمانہ اور ایک ایسی بستی سے متعلق قرار دیا گیا ہے۔ جس کا آسمانی نام "یروشلم" (دارالامان) قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔

"امن است در مقام محبت سرائے ما"

کلکتہ میں احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے رکھا اور اجتماعی دعا کرائی

از مکرم محمد نور عالم صاحب احمدی (بیگو سرائی)

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار مسجد احمدیہ کلکتہ کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب عمل میں آئی۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر قادیان سے کلکتہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقعہ پر آپ کی صدارت میں صبح ساڑھے نو بجے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محمد اسمٰعیل صاحب وہرہ نے کلام محمود سے ایک نظم سنائی۔ ایم۔ اے عبد القادر صاحب (برما) نے اپنی تقریر میں برما کے جماعتی حالات سنائے اور قادیان اور ربوہ کی زیارت اور بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی ایمان افروز تفصیل بیان فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب بانی نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی ازاں بعد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے ان آیات کی تلاوت فرمائی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بوقت تعمیر کعبہ تلاوت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے طریق عمل سے واضح ہے کہ مساجد کی تعمیر دین حق کی ترویج کے لئے نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۴ء میں حضور نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جہاں جماعتیں قائم ہیں مساجد تعمیر کی جائیں۔ حضور کی اس تحریک پر دہلی، بمبئی اور کلکتہ میں تعمیر مساجد کے لئے اراضی خرید لی گئیں۔ آج کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "یقیناً ہماری یہ مسجد تربیت، اصلاح اور جماعتی اتحاد کے لئے فال نیک ہے"۔

الحاج مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل (سابق مبلغ بلاد عربیہ) نے حضرت رسول کریم صلعم کی حدیث من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ اس حدیث میں اللہ کا لفظ قابل غور ہے جو بے ریائی، حسن نیت اور عزم خالص کی تلقین کرتا ہے نیز چونکہ مسجد کا لفظ عالم روحانیت روحانیت میں جماعت کی تعبیر کا کام بھی دیتا ہے۔ اس لئے مسجد اور جماعت دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں بنا تعمیر مسجد اور اس کی آبادکاری ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں" مزید فرمایا "آج کا دن بڑا ہی مبارک دن ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور خلیفہ ثانی کے لخت جگر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مبارک ہاتھوں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے مگر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب پہلے سے سارا شہر مساجد سے بھرا پڑا ہے تو پھر ایک نئی مسجد کے اضافہ کی ضرورت کیوں ہو"۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا "یاد رکھنا چاہئیے کہ جب کوئی چیز اپنے وجود کی غرض و غایت کو کھو بیٹھتی ہے تو زندہ رہنے کے باوجود مردہ تصور ہونے لگتی ہے جیسا کہ کروڑوں مسلمانوں کی موجودگی میں یہ کہاوت مشہور ہے "مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب"۔ مسجد کی تعمیر اور اس کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "مسجد اتفاق و اتحاد اور باہمی ہم آہنگی کا مرکز ہو اور ہم اپنے کام کاج کے سلسلہ میں خواہ کہیں ہوں۔ مگر ہمارے دل ہر وقت مسجد کی دیواروں کے ساتھ لٹکتے رہیں"۔

مکرم مظہر احمد صاحب بانی قائد خدام الاحمدیہ کلکتہ نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ مقامی خدام کی تعلیمی تربیتی و تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "خدام کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے انہیں تبلیغی مہمات پر اندرون و بیرون شہر بھیجا جاتا ہے۔ . . . اور اسی طرح اور باقاعدگی کے ساتھ غیر از جماعت لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے ہر اتوار کو احمدیہ دار التبلیغ میں تربیتی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں جن میں خدام قرآن پاک کی تلاوت کرتے نظمیں پڑھتے اور تقاریر کرتے ہیں . . . . . خدام کو نماز کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے نیز احمدیت کے شائع شدہ لٹریچر کے مطالعہ کی ترغیب دلائی جاتی ہے"۔ ازاں بعد مکرم محمود احمد نور العارفین صاحب نے درثمین سے ایک نظم سنائی۔

اپنی صدارتی تقریر میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عبادت کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خانہ خدا کی تعمیر قومی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ فرمایا کہ قوموں کی زندگی میں عبادت گاہیں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں اور کلکتہ کی احمدیہ مسجد

بھی آئندہ اسلام و احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک مستحکم قلعہ کا کام دے گی۔ احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تبلیغی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین سو برس میں یہ جماعت دنیا میں نمایاں مقام حاصل کر لے گی لیکن جو صورت حال نظر آتی ہے وہ ہمارے لئے قطعاً تسلی بخش نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کی کوشش کرنی چاہئیے اور منظم و باقاعدہ طور پر تبلیغ و اشاعتِ دین میں حصہ لینا چاہئیے۔ نیز فرمایا کہ مسجد بن جانے کے بعد احباب جماعت کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں عبادت، اخلاص اور اتحاد عمل کے ذریعہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب :-

اختتام جلسہ کے معاً بعد گیارہ بج کر ۲۵ منٹ پر سنگ بنیاد رکھے جانے کی رسم ادا ہوئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے مبارک ہاتھوں سے یکے بعد دیگرے تین اینٹیں رکھی گئیں۔ ہر اینٹ جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل اٹھا کر میاں صاحب کو دیتے آپ ہاتھ میں لے کر دعا فرماتے اور رکھتے جاتے۔ اس موقعہ پر حسب ہدایت تمام احباب جماعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں جو آپ نے تعمیر کعبہ کے وقت کی تھیں زیر لب با چشم گریاں و دل بریاں دہراتے جا رہے تھے اسکے بعد حضرت میاں صاحب نے لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ خدام نے اس اجتماع کے مختلف فوٹو لئے۔ احباب جماعت کا بعد میں ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔

عبادت گاہوں نے ہمیشہ اپنی طرف منسوب ہونے والی قوموں کی روحانی و اجتماعی زندگی کا پتہ دیا ہے۔ اس کرۂ ارض پر نسلیں ابھرتی اور معدوم ہوتی رہی ہیں۔ بعض حالات میں ان کی زندگی کے آثار تک مٹ مٹ گئے ہیں مگر ان عبادت گاہوں کا مکین ازلی بھی کتنا غیور رہا ہے کہ اس نے انکی مقدس تعمیرات کو کچھ اس طرح تاریخ کے شیشے میں اتار دیا ہے کہ آج تک حوادث روزگار انکی یادوں کو دلوں سے محو نہ کر سکے جس مسجد کی آج بنیاد ڈالی جا رہی ہے اسکے لئے احباب جماعت کلکتہ دیر سے کوشاں تھے ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اب ہم میں موجود نہیں آج کی تقریب کسی حد تک سابقہ [illegible] جدوجہد کا انعکاس بھی ہے۔

کلکتہ میں انجمن احمدیہ کے قیام کی تاریخ :-

۱۹۰۸ء میں احباب جماعت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کی دوکان واقع لوور چیت پور روڈ میں نمازیں پڑھتے تھے ۱۹۱۶-۱۷ء میں چوہدری نواب علی صاحب مرحوم کے مکان واقع واٹر لو سٹریٹ میں پھر مولوی لطف الرحمان صاحب کے مکان واقع اسمٰعیل سٹریٹ میں نمازیں ادا کی جاتی رہیں۔ ۱۹۲۲ء میں جماعت کی طرف سے ۷۵ کالج سٹریٹ میں ایک وسیع کمرہ حاصل کیا گیا جہاں انجمن احمدیہ کا دفتر قائم کیا گیا اور درس و

تدریس و نمازوں کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ منتقل ہو کر یہ انجمن بنٹنک سٹریٹ آئی پھر دھرم تلہ سٹریٹ پہنچی ۱۹۴۲-۴۵ء میں ولنگٹن اسکوائر لائی گئی ۱۹۴۶ء میں جھاؤ تلہ روڈ میں مسجد کے لئے زمین خریدی گئی۔ حالات ناساز گار تھے اسلئے فروخت کر دی گئی۔ انجام کار ۱۹۴۷ء میں پارک سرکس انجمن کو قائم کیا گیا اگرچہ ۱۹۵۲ء تک بعض وجوہ کی بنا پر لوور چیت پور روڈ میں نمازیں ادا کی جاتی رہیں اپنے مستقل مستقر پر آجانے کے بعد بھی پندرہ برس تک میٹنگوں کا ذریعہ بنی رہی اور سنگ و خشت کی مرہون منت نہ ہو سکی۔ آج جبکہ اسکی تعمیر کا آغاز ہو چکا ہے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد ایک روشن مستقبل کی آئینہ دار ہے تمام مساجد میں روحانی افادیت کی یکسانیت ضرور ہوتی ہے مگر دین حق کی خارجی ترقی میں ہر مسجد برابر نہیں۔ ویرانے میں بنی ہوئی ایک مسجد کی اہمیت بھرپور آبادی والے شہر کی مسجد سے یقیناً کم ہے۔ کلکتہ ایک ایسا صنعتی شہر ہے جو بحری و ہوائی راستوں کی وجہ سے مشرق وسطیٰ و بحیرۂ روم کے ممالک کو جنوب مشرقی ایشیا و آسٹریلیا سے ملاتا ہے۔ اسکے مرجع خلائق ہونے کی ایک وجہ اسکی کاروباری اہمیت و شہری عظمت بھی ہے یہاں ہماری مسجد کی تعمیر دراصل اس خطہ ارض پر فروغ اسلام کا پیش خیمہ ہے۔

وہ سارے مخلص احباب جو درمے، قدمے، سخنے تعمیر مسجد میں حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز و محترم ہیں۔ خدا کا گھر بنانے اور آباد کرنے والوں کے اپنے گھر بھی قائم اور آباد رہتے ہیں جب تک یہ مسجد آباد رہیگی اسکی تعمیر میں حصہ لینے والوں کے گھر کبھی ویران نہ ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے بارہ روزہ قیام کے دوران مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل، میاں محمد بشیر صاحب سہگل، میاں محمد حسین صاحب، شفیع احمد صاحب مالاباری، مولوی محمد سلیم صاحب، منشی محمد شمس الدین صاحب، میاں محمد یوسف صاحب بانی اور رفیعہ سلطانہ صاحبہ نے باری باری معزز مہمانوں کی دعوتیں کیں۔ مستقل میزبانی کی توفیق مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی کو ملی۔ آپ نے ضعیف العمری کے باوجود بڑی مستعدی اور گرمجوشی کیساتھ مہمانوں کی تواضع کی۔ ایک موقعہ پر موصوف مکرم نے بڑی رقت کے ساتھ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کو اپنا مہمان دیکھ کر ہمارے گھر کے در و دیوار خوشی سے جھوم رہے ہیں حضرت میاں صاحب کے ساتھ رہ کر خدمت کرنے کی سعادت محمد ادریس خان صاحب، منیر احمد صاحب بانی اور محمد عارف خان صاحب کو نصیب ہوئی۔ عمومی رنگ میں جملہ خدام نے وقتاً فوقتاً خدمات انجام دیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے دوران قیام میں دو جمعہ کی نمازیں پڑھائیں۔ آپ نے اپنے خطبات میں اصلاح نفس، اتحاد عمل اور تبلیغی جدوجہد کی تلقین فرمائی۔

۲۴ ستمبر ۶۲ء کی شام کو حضرت میاں صاحب بذریعہ طیارہ دہلی تشریف لے گئے۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے دم دم ہوائی مستقر پر پہنچ کر اپنے مہمان کو الوداع کہا۔ (خاکسار محمد نور عالم احمدی)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اپنے رسول کے ذریعہ خاطی اقوام و افراد کو انتباہ ضرور کرتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ وہ پہلے متنبہ نہ کرے۔

الغرض جس جبر کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ملفوظات میں ذکر کیا ہے وہ الٰہی عذاب ہے نہ کہ کسی اور قسم کا جبر۔ اس لئے تبلیغ کا واحد طریق وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے

جادلھم بالتی ھی احسن

معاصرین کیا کہتے ہیں:

اسلامی سزاؤں کے متعلق مودودی صاحب کا سراسر غلط اجتہاد

نوٹ: ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امور میں ان مندرجات سے متفق ہو۔

ہمارے بزرگوں نے اسلامی عقائد پر قائم رہتے ہوئے مخالفین کو وہ دندان شکن جواب دیئے تھے کہ وہ اب تک سر نہیں اٹھا سکے مگر عرصہ سے دشمنوں کا کام دوست کہلانے والوں نے شروع کر رکھا ہے ان میں سے مودودی صاحب بھی ایک مدعی اجتہاد ہیں انھوں نے بھی آسمان کے بارہ میں عجیب و غریب تاویلیں کی ہے اور یہ بھی لکھ مارا ہے کہ قرآن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے جسم سمیت اٹھانے کی تصریح نہیں ہے

جب ان سے پوچھا گیا کہ اسلام میں زنا، قذف (زنا کی تہمت) اور چوری کی سزائیں بڑی سخت ہیں اگر یہ جاری کر دی جائیں تو سب لوگ لولے ہو جائیں گے ہر گلی میں ہاتھ کٹے ہوئے نظر آئیں گے روزانہ سنگساری کی سزا جاری ہوگی کون سی پیٹھ ہوگی جو کوڑوں سے بچ جائے اس کے جواب میں آسانی سے کہا جا سکتا تھا کہ اسلام کے احکام ساری دنیا کے لئے سارے زمانوں کے لئے اور ساری قوموں کے لئے ہیں وہ کسی زمانہ یا کسی سوسائٹی کے ساتھ خاص نہیں ہیں ان میں قیامت تک رد و بدل ناممکن ہے وہ اٹل اور ہر زمانہ کے عین مطابق ہیں دیکھو سعودی عرب میں یہ سزائیں جاری ہیں وہاں نہ سب کے ہاتھ کٹے اور نہ ہی سب سنگسار ہوئے بلکہ ان سزاؤں پر عمل کا اعلان ہوتے ہی یہ جرائم ختم ہو گئے مگر مودودی صاحب نے سائل کو جو جواب دیا وہ یا تو ایسا آدمی دے سکتا ہے جو درپردہ دشمنان اسلام کا آلہ کار ہو اور اپنی بہترین تحریروں سے لوگوں کو مسحور کر کے اندر اندر آہستہ آہستہ مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی احکام کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کرے اور قرآن و حدیث کے ایسے مطالب بیان کرے جو چودہ سو سال کے منقولہ معانی کے خلاف ہوں گے مگر بزور قلم سے ان کی صحت ثابت کر کے مسلمانوں میں سر پھٹول کا سامان یا یہ خیال پیدا کرے کہ اب تک جب اسلام کے صحیح معانی نہیں سمجھے گئے تو اب کیا سمجھے جا سکیں گے اور لوگ اپنے اسلاف اور بزرگوں سے بدظن ہو کر اسلام ہی سے بیزار ہو جائیں یا ایسا جواب وہ شخص دے سکتا ہے جو اگرچہ دشمنان اسلام کا ایجنٹ نہ ہو مگر نادان دوست اور بزعم خود غلط مدعی اجتہاد ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنہ برپا کر رہا ہو۔

اسلامی سزاؤں پر اعتراض کرنے والے یا ایسی سزاؤں کے بارہ میں سوال کرنے والے کو مودودی صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ خود ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے جو مودودی کی کتاب تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱ سے نقل کیا جاتا ہے:

"(۱) جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو جہاں مدرسوں میں دفتروں میں کلبوں اور تفریح گاہوں میں خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملتا ہو جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ بہت معیوب نہ سمجھا جاتا ہو۔

(۲) ایسی جگہ زنا و قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا۔

(۳) اس لئے کہ وہاں ایک معمولی قسم کے معتدل مزاج اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا مبتلائے گناہ ہونا یہ نتیجہ نکالنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لئے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے"

سوال یہ تھا کہ اسلامی سزائیں سخت ہیں؟ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ سزائیں آج کل کی سوسائٹی کے لئے خدا نے مقرر ہی نہیں کیں چلئے چھٹی ہوئی قصہ ختم ہو گیا تو اعتراض ہو سکتا ہے مودودی صاحب نے اس جواب میں تین خطرناک جرموں کا ارتکاب کیا ہے،

پہلا جرم

مودودی صاحب کی پہلی گمراہی یہ ہے کہ اس نے زنا کو ہلکا جرم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس کی عبارت کا حصہ (۳) ملاحظہ فرمائیں وہ کہتا ہے کہ

"ایسی گندی سوسائٹی میں زناکار غیر معمولی قسم کا اخلاقی مجرم نہیں ہے"

حالانکہ زنا کرنے والا جہاں بھی اور جس سوسائٹی میں بھی ہو وہ اتنا ہی بڑا مجرم ہوگا جیسے کسی پہلے زمانہ میں ہوتا تھا اور زمانہ بدلنے سے زنا کے حرام قطعی ہونے میں کوئی تخفیف نہیں آ سکتی اور نہ اس کی سزا بدل سکتی ہے

دوسرا جرم

مودودی کی دوسری گمراہی یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ پر یہ بہتان باندھا ہے کہ خدا نے یہ سزائیں ایسی سوسائٹی کے لئے مقرر ہی نہیں کیں یعنی جہاں نیک لوگ ہوں وہاں سخت سزائیں دو اور جہاں بد لوگ کی کثرت اور زنا زیادہ ہو وہاں یہ سزائیں نہ دو نیکوں کو پکڑو اور بدمعاشوں کو کچھ نہ کہو (واہ رے چودھویں صدی کے مجتہد) اللہ تعالیٰ کی شریعت اور حضرت خاتم النبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تو قیامت تک کے لئے ہے اس میں کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کو ترمیم و تنسیخ کا حق حاصل نہیں ہے۔ پھر مودودی صاحب جس عقل سے قرآنی احکام کو رد کرتے ہیں اس عقل سے اتنا نہیں سوچ سکتے کہ جب یہ سزائیں جاری ہونگی تو اس وقت کون ان جرائم کے ارتکاب کی جرأت کرے گا معاشرہ درست ہونے میں سخت سزاؤں کا خود بڑا دخل ہے یہی تو وجہ ہے کہ سعودی عرب میں آج یہ جرائم نہیں ہو رہے اور نہ ہی یہ سزائیں جاری کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے

تیسرا جرم

مودودی صاحب کی تیسری گمراہی یہ ہے کہ اس نے شرعی سزاؤں کو بلاشبہ ظلم کہہ کر انتہائی جسارت بے دینی اور بے باکی کا ثبوت دیا ہے شرعی سزاؤں کو ظلم کہنے یا قرآن پاک کی تصریح کے خلاف عقلی ڈھکوسلوں سے کام لینے والے اگر کوئی کافر لفراتی ہوتے تو چنداں تعجب نہ تھا مگر چودھویں صدی کے اس خود ساختہ مجدد اور مجتہد کو اللہ تعالےٰ سے بھی شرم نہ آئی۔

علماء کرام کا تعاقب

مودودی صاحب کی یہ ایک گمراہی نہیں اس کی کتابیں غلط مسائل اور گندے عقیدوں سے بھری پڑی ہیں مگر جب حضرت مولانا جامع شریعت و طریقت وارث الموحدین حضرت نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی مدظلہ نے اس کی یہ عبارت دیکھی تو وہ کانپ اٹھے اور انھوں نے اس کی گمراہی کا فتویٰ دیا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے نماز میں اقتداء نہ کی جائے بہرحال جب علماء کرام نے مودودی صاحب کا تعاقب کیا تو پہلے تو وہ گول مول الفاظ میں ٹالتا رہا مگر اس کے کوڑ مغز مرید طرح طرح کی تاویلیں کر کے اپنے پیر و مرشد کو کفر کے فتویٰ سے بچاتے رہے مثلاً کبھی یہ کہا گیا کہ مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ زنا کا قانون جاری کیا جائے کبھی یہ کہا کہ جو حکومت خود چکلوں کا لائسنس دے اس کو کیا حق ہے کہ پھر زنا کی سزا بھی جاری کرے۔

حالانکہ مودودی صاحب سے کسی نے یہ دریافت نہیں کیا تھا کہ خود زنا کی اجازت دے کر اس پر سزا دینا ظلم ہے یا نہیں سوال تو یہ تھا کہ اسلام کی یہ سزائیں سخت ہیں۔ اور مودودی کا جواب یہ تھا کہ یہ سزائیں اس سوسائٹی کے لئے نہیں ہیں ان حالات میں یہ سزائیں دینا قطعی ظلم ہے مگر ہم مودودی فرقہ کی رعایت کرتے ہوئے مان لیتے ہیں کہ مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ خود زنا کی اجازت دے کر اس کی سزا دینا ظلم ہے تو کیا یہ مطلب صحیح ہے؟ جہالت اور عصبیت کی دلدل سے نکل کر اسلامی عینک لگا کر دیکھو اور دل کے کانوں سے سنو کسی کی اجازت دینے سے زنا کا جرم ہلکا نہیں ہو سکتا خدا تعالےٰ کے حکم کے مقابلہ میں نہ کسی کا حکم مانا جا سکتا ہے نہ اس کے حرام کو کوئی حلال کر سکتا ہے اور نہ ہی حکومت کی اجازت سے زنا کا گناہ کم ہو سکتا ہے اور نہ چکلے والی اور چکلے جانیوالا اللہ تعالےٰ کے سامنے یہ عذر پیش کر سکیں گے اور جب حکومت زنا کی سزا کا بھی اعلان کر دے کہ کوڑے لگیں گے یا سنگسار کیا جائیگا تو کس نے تم کو مجبور کیا ہے کہ چکلوں میں جاؤ اور کب حکومت کا مطالبہ ہے کہ رنڈیوں کے پاس ضرور حاضری دیا کرو ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی حکومت نے ہمارا یہ مطالبہ تسلیم کر کے زنا کی شرعی سزا کا اعلان کر دیا۔ وہ اسی وقت چکلے خود بخود بند کرے گی بند نہ کرے گی تو زنا خود ہی رک جائیں گے بہرحال مودودی صاحب اور اس کے مرید طرح طرح کی تاویلوں سے اس کافرانہ تحریر کو جائز ثابت کرتے رہے ہیں"

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ۱۶ نومبر ۶۲ء)

درخواست دعا

میری والدہ قریشی محمد نذیر صاحب ریٹائرڈ پروفیسر جامعہ احمدیہ حال چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ چند دنوں سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں طبیعت میں سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہے۔

احباب جماعت اور بہنیں درد دل کے ساتھ والدہ صاحبہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

داہم رشید ارشد ابن قریشی محمد نذیر فاضل بی اے گلبرگ لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود خرید کر پڑھیں۔

تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور جماعت کی ذیلی تنظیمیں

قبل ازیں ایک مختصر سے نوٹ میں یہ عرض کیا جاچکا ہے کہ تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے انفرادی جوش و خروش تو جماعت میں خوب نظر آتا ہے لیکن اجتماعی مساعی قدرے کمزور ہیں۔ چنانچہ جماعت کی ذیلی تنظیموں میں سے جن کے وعدے موصول ہوئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ان تنظیموں کو مستورات اور مردوں کی تقسیم کے ساتھ اس لئے پیش کیا گیا ہے تا یہ امر بھی واضح ہوجائے کہ مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے لئے جس قدر ہماری بہنیں اجتماعی طور پر کوشاں نظر آتی ہیں اس قدر جماعت کی مردانہ تنظیموں کو ابھی خیال نہیں آیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام تنظیمیں اجتماعی طور پر بھی اس کے لئے سعی کریں کیونکہ اس مسجد کی تعمیر کا خرچ پہلی مساجد سے دوچند ہے پس کوشش بھی اس کے لئے دوچند ہونی چاہیئے۔

زنانہ تنظیمیں

۱۔ لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۲۔ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۳۔ ناصرات الاحمدیہ ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۴۔ جامعہ نصرت (گرلز کالج) ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۵۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۶۔ لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان ۔۔۔ ۲۳۰۔۔
۷۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ ۔۔۔ ۳۰۔۔
۸۔ لجنہ اماء اللہ رتو ضلع شیخوپورہ ۔۔۔ ۴۹۔۔
۹۔ لجنہ اماء اللہ چنیوٹ ضلع جھنگ ۔۔۔ ۵۰۔۔
۱۰۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۲۰۔۔

مردانہ تنظیمیں

۱۔ مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ محراب پور سندھ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ نوابشاہ سندھ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۳۔ " " ایبٹ آباد ۔۔۔ ۱۹۵۔۔
۴۔ " " واہ کینٹ ۔۔۔ ۳۰۰۔۔
۵۔ " " ملتان شہر ۔۔۔ ۲۰۰۔۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کس دوست نے فہرست وعدہ جات کے متعلق دریافت فرمایا ہے!

دفتر ہذا میں ایک استفسار موصول ہوا ہے کہ جماعت کے بعض دوست باہر گئے ہوئے ہیں فہرست وعدہ جات کیوں کر مکمل کی جائے لیکن ان صاحب نے نہ تو آخر میں دستخط کئے ہیں نہ جماعت کا نام لکھا ہے سو یہ سطور اگر متعلقہ دوست کی نظر سے گذریں تو وہ نوٹ فرمالیں کہ جس قدر احباب جماعت میں موجود ہیں ان کے وعدے ہی ایک سادہ کاغذ پر لکھ کر بھجوا دیئے جائیں مطبوعہ فہرست بعد میں مکمل فرما کر مرکز میں بھجوائی جاسکتی ہے سر دست جن دوستوں کو سبقت کا ثواب مل سکتا ہے انہیں تو اس سے محروم نہ رکھا جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج یونین گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام ایک تحقیقاتی مقالہ

مورخہ ۶ اکتوبر پروفیسر منظور احمد صاحب ایم اے (اردو) لیکچرار کالج گھٹیالیاں نے ایک مقالہ اقبال کے مرد مومن کے موضوع پر پڑھا جس میں آپ نے واضح کیا کہ ہر زمانے میں مرد مومن کی تلاش فطرت انسانی کا ایک اہم جزو رہی ہے مقالہ کے بعد بہت سے طلبا نے سوالات کئے جن کے پروفیسر صاحب موصوف نے جوابات دیئے بعض طلباء نے بھی اپنے مضمون پڑھ کر سنائے جن میں اشفاق احمد صاحب جماعت نہم قابل ذکر ہیں۔

اسی جلسہ میں عزیز نوید اختر ابن محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل کالج گھٹیالیاں نے بھی اپنا ایک مضمون "سفرنامہ" پڑھ کر سنایا یہ بچہ پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے اس کے پڑھنے کا انداز اتنا دلکش تھا کہ صدر یونین کی طرف اسے ایک روپیہ انعام اسی وقت پیش کیا گیا کالج کے طلبا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریر و تقریر کا شوق روز افزوں ترقی پر ہے اور طلبا کی باہمی ٹینگ کرشوتی رہتی ہے جس میں مضامین لکھے اور پڑھے جاتے ہیں۔

(خاکسار نذیر احمد خادم سیکرٹری کالج یونین گھٹیالیاں)

وعدہ جات تحریک جدید سال ۲۹/۱۹ پیش کرنیوالوں کو خوشخبری

حسب دستور ان تمام مجاہدین کے وعدے جو سال نو شروع ہونے پر موصول ہوتے ہیں نام بنام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسب ذیل دعا لکھی ہوئی موصول ہوئی ہے:

"جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء"

جماعت کے ہر بچے اور بوڑھے امیر اور غریب کو اپنی حیثیت کے مطابق مالی قربانی پیش کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حضور ایدہ اللہ کی دعائیں حاصل کرنی چاہئیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

امتحان مقابلہ ویسٹ پاکستان سول سروس (جوڈیشنل برانچ):- زیر انتظام ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور۔ امتحان جنوری ۶۳ء۔ مراکز۔ لاہور۔ حیدرآباد۔ پشاور۔ آسامیاں ۱۷ مرد عورتیں۔ شرائط بی اے ایل ایل بی یا بیرسٹر عمر ۶۲-۱-۱ کو ۲۱ تا ۲۷ تنخواہ ۳۰۰ - ۲۵ - ۵۰۰ - ۳۰/۵۳۰ - ۷۷۰ - ۴۰/ ۸۵۰ سلیکشن گریڈ ۹۰۰ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۶۲-۱۱-۲۰ فارم ۷۴ پیسے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیجکر طلب کریں۔ (پ ٹ ۶۲-۱۱-۲)

داخلہ امتحان سی ٹی:-

فارم داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۶۳-۱-۱۵ (پ ٹ ۶۲-۱۱-۲)

داخلہ ایف ای ایل:-

سال رواں کے بی اے میں کامیاب ہونے والے طلبہ کی درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۲-۱۱-۱۰ تک بنام پرنسپل لاء کالج (پ ٹ ۶۲-۱۱-۳)

(والسلام ناظر التعلیم ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم چوہدری مبارک علی صاحب وصیت نمبر ۴۲۱۳ ولد چوہدری مہر بخش صاحب سابق ساکن کوٹ برکت علی خاں ضلع ملتان کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ والسلام

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم جمعدار عبدالغنی صاحب ساکن کوٹیاں ڈاک خانہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات براستہ جہلم نے لکھا ہے کہ میرے حقیقی بھائی مکرم میاں عبدالصادق صاحب کی ایک امانتی رقم مبلغ ۸۰۰ روپے کھاتہ ۱۹۸-۵/۳۰۴۴ میں موجود ہے یہ رقم میرے نام پر دی جائے کیونکہ بھائی صاحب مذکور وفات پا چکے ہیں اور مرحوم نے اپنی زندگی میں افسر صاحب خزانہ کو لکھ دیا تھا کہ میرے بعد اس رقم کا ذمہ دار ان کا بھائی عبدالغنی (خاکسار) ہے مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء بتائے گئے ہیں:

(۱) محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بیوہ (۲) محترمہ حسین بی بی صاحبہ والدہ (۳) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت (۴) محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت (۵) محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ بنت (۶) مکرم عبدالحئی صاحب ابن (۷) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت (۸) محترمہ مسرت بیگم صاحبہ بنت (۹) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہمدرد نسوال (ڈاکٹری گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۹۱۔ احباب جماعت احمدیہ بہاولپور بذریعہ مکرم غلام احمد صاحب ۔۔ — ۹
۶۹۲۔ مکرم پیر محمد اقبال صاحب ایس۔ ڈی۔ او بہاولپور ۔۔ — ۵۰
۶۹۳۔ مکرم قریشی عبدالرشید صاحب بی اے ایل ایل بی ربوہ ۔۔ — ۱۰
۶۹۴۔ احباب جماعت احمدیہ میرک ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم غلام رسول صاحب ۔۔ — ۱۵
۶۹۵۔ " " " ملتان شہر بذریعہ مکرم غلام رسول صاحب ۔۔ — ۹
۶۹۶۔ " " " دحدت کالونی لاہور بذریعہ مکرم رانا عبدالکریم صاحب ۔۔ — ۱۱
۶۹۷۔ " " " اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ مکرم چوہدری عبدالستار ۳۷ — ۲۵
۶۹۸۔ محترمہ ماجدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری کرم الدین صاحب دارالنصر ربوہ ۔۔ — ۵
۶۹۹۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب برکت کریانہ سٹور گولبازار ربوہ (زیورک) ۔۔ — ۱۰
۷۰۰۔ مکرم ڈاکٹر سراج الدین صاحب کلرکہار ضلع جہلم ۔۔ — ۵۰
۷۰۱۔ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی ربوہ (زیورک) ۔۔ — ۵
۷۰۲۔ محترمہ امۃ الحمید بیگم زوجہ سردار عبدالحق صاحب تشاکر واقف زندگی ربوہ (زیورک) ۔۔ — ۵
۷۰۳۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ نذیر احمد صاحب ربوہ (زیورک) ۔۔ — ۵
۷۰۴۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۔۔ — ۲۰
۷۰۵۔ " " " خوشاب بذریعہ مکرم میاں نذیر احمد صاحب ۔۔ — ۲۹
۷۰۶۔ مکرم جناب ولی اللہ خاں صاحب ابن مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب کھوڑ ضلع اٹک ۔۔ — ۵۰
۷۰۷۔ احباب جماعت احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ بذریعہ مکرم قریشی عبداللہ صاحب ۔۔ — ۶
۷۰۸۔ مکرم جناب محمد شریف صاحب ٹیلیگراف ماسٹر ملتان روڈ لاہور ۔۔ — ۲۵
۷۰۹۔ مکرم جناب محمد ظفر اللہ خاں صاحب گوالمنڈی لاہور ۔۔ — ۵
۷۱۰۔ محترمہ امۃ الرحمٰن طیبہ صاحبہ ایم اے نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ۔۔ — ۱۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں میں فوجی ریکروٹنگ ٹیم کی آمد

مورخہ ۱۲ نومبر ۶۲ء کو سیالکوٹ چھاؤنی سے کیپٹن مسعود احمد صاحب ایم اے۔ ایس سی اور کیپٹن عبدالوہاب صاحب ایم اے۔ مع عملہ اپنے کے یہاں کالج تشریف لائے۔ آپنے طلباء اور پروفیسر صاحبان سے ملاقات کی۔ اور ان میں قومی قربانی کی روح اور ملک کے استحکام کے جذبہ کو دیکھکر بے حد خوش ہوئے۔ کیپٹن مسعود احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم نے بہت کم دیہاتی ادارے دیکھے ہیں۔ جن میں طلباء اور اساتذہ میں ملک و ملت کی ترقی کے لئے ایسے عمدہ جذبات موجود ہوں۔ اسی طرح صحت جسمانی کے پہلو نے بھی آپ کو متاثر کیا۔

(پرنسپل ٹی۔ آئی ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ سکول قلعہ صوبا سنگھ کے درمیان والی بال میچ

مورخہ ۴ نومبر کو ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ قلعہ صوبا سنگھ کے درمیان میچ منعقد ہوا۔ جس میں طلباء کالج نے نہایت عمدہ کھیل اور اعلیٰ ٹیم سپرٹ کا مظاہرہ کیا۔ کالج نے ڈسٹرکٹ بورڈ کو ایک گیم سے شکست دی۔

(سید افتخار حسین انچارج گیمز)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص بہن کا قابل قدر اخلاص
میں انشاءاللہ تعالیٰ مزید روپیہ بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہوں

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری ناظر حسین صاحب پاکستان ریلوے تحریر فرماتی ہیں:۔

"میں اپنے چھوٹے لڑکے عزیزم قیصر نعیم کی C.S.P. میں کامیابی پر اور دوسرے بچوں کی بھی کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵۰/- روپے بیرون ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے بھیج رہی ہوں۔ نیز بڑے لڑکے کے اعلیٰ روزگار کے لئے بھی دعا کی جائے۔ جس کی پہلی تنخواہ پر میں انشاءاللہ تعالیٰ مزید روپیہ بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہوں"۔

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے۔ اور انہیں ان کے تمام نیک ارادوں اور مقاصد کو پورا فرما کر ہمیشہ انہیں اور ان کے تمام خاندان کو اپنے خاص انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

ملک معراج الدین صاحب امیر جماعت جاپانیہ عراق کی اہلیہ صاحبہ جو اپنے بڑے لڑکے کیپٹن صلاح الدین کی شادی کے لئے پاکستان آنے کی تیاری کر رہی تھیں۔ اچانک ۸ نومبر ۱۹۶۲ء کو جاپانیہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے سات بیٹیاں اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

مرحومہ بابو شمس الدین صاحب ریٹائرڈ ریڈر ہائی کورٹ رحیلی میاں خاں لاہور کی صاحبزادی تھیں۔ (مرزا عطاء اللہ اسلامیہ پارک لاہور)

تصحیح

روزنامہ الفضل جلد ۵۱/۱۶ نمبر ۲۵۱ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں شیخ محمود احمد صاحب ولد شیخ اللہ دتا صاحب مرحوم کی وصیت ۱۲۸۷۶ شائع ہوئی ہے۔ اس میں گواہ کا نام "احمد خاں" پریذیڈنٹ حلقہ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی شائع ہوا ہے جو صحیح نہیں۔ انکا اصل نام احمد جان ہے۔ نہ کہ احمد خاں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

اعلان نکاح

میرے بھتیجے عزیزم غلام احمد ناصر ابن میاں نیک عالم صاحب مقیم گوادر کا نکاح ہمراہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت اختر حسین شاہ صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۷ نومبر بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مفید و بابرکت ثابت فرمائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

عزیزہ ناصرہ بیگم مکرم سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ کی پوتی ہے۔

احقر میاں محمد عالم۔ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر
دارالصدر غربی۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

نئے پھول

گلستانِ زندگی کی شاخوں پہ کھلنے والے نوشگفتہ پھول۔ ماں باپ کی آنکھ کے تاروں کی تعداد پیدائش اور حالات پر مشتمل رنگا رنگ گلدستہ

جلسہ سالانہ

کے ایام میں ہمارے سٹال سے مفت مل سکے گا

حکیم نظام جان اینڈ گوجرانوالہ

اہل اسلام

کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

بھارت نے والونگ پر چین کے قبضہ کا اعتراف کر لیا

بھارتی فوج نے توانگ کے قریب "جنگ" کی چوکی خالی کر دی، عارضی ہوائی اڈہ بھی چھن گیا

نئی دہلی ۱۹ نومبر حکومت بھارت نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) کی والونگ چوکی پر چینی فوج کے قبضہ کا اعتراف کر لیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ لداخ کے علاقہ توچل میں پھر گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ بھارتی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بھارتی فوج والونگ سے ہٹ کر سیلا کے علاقے میں اپنے خاص مورچوں پر واپس آ گئی ہے۔ اب والونگ سے پندرہ میل دور جنوب کی طرف دونوں فوجوں میں خونریز لڑائی ہو رہی ہے۔ بھارتی ترجمان نے کہا کہ والونگ کی چوکی کا بھارت کے ہاتھ سے چلا جانا ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

والونگ کی چوکی شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے مشرقی سرے پر واقع ہے چینیوں نے اس گاؤں پر قبضہ کر کے ایک ایسی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ جہاں سے وہ آسانی کے ساتھ آس پاس کے علاقوں پر چھا سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے بھارت کے لئے اور زیادہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے اندیشہ ہے کہ چینی عنقریب دوسرے علاقوں کی طرف بھی پیش قدمی کریں گے یاد رہے کہ پرسوں رات آخری خبریں آنے تک والونگ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی اور اس پر بھارت کا قبضہ بدستور قائم تھا۔ والونگ کی چوکی پر چینی فوج نے کل صبح قبضہ کیا۔

تازہ اطلاعات کے مطابق چینی فوج بھارتی فوج کو اور پیچھے ہٹا لے گئی ہے اور اب ان کے درمیان والونگ کے جنوب میں پچیس تیس میل دور لڑائی ہو رہی ہے۔ بھارتی وزارت دفاع کے ترجمان نے کل حکومت چین کے اس دعویٰ کی بھی تصدیق کر دی کہ چینیوں نے نو سو ستائیس بھارتی افسروں اور جوانوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ ان قیدیوں میں ساتویں انڈین انفنٹری بریگیڈ کے کمانڈنگ آفیسر بریگیڈیئر جے پی دلوی بھی شامل ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ چینی فوجوں نے ۹۲۷ افسروں اور سپاہیوں کو قید کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو ان افسروں اور سپاہیوں کی تعداد کے برابر ہے جو گزشتہ جھڑپوں میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ ترجمان نے کہا کہ چین نے تبت اور سرحدی علاقوں میں طیارہ شکن اور چھاتہ بردار دستے متعین کر دئے ہیں۔

نئی دہلی ریڈیو نے آج بتایا کہ والونگ میں خوفناک لڑائی کے بعد بھارتی فوجیں پیچھے ہٹ گئیں۔ چینیوں نے اس لڑائی میں توپوں سے گولے برسائے اور حملہ آور چینی فوج کی تعداد ایک ڈویژن سے زیادہ تھی۔ اس سے قبل چینی فوج نے توانگ پر قبضہ کر لیا تھا۔ نئی دہلی ریڈیو نے مزید بتایا کہ مغربی سرحدی علاقے لداخ میں چینیوں نے پھر بھرپور حملہ کر دیا ہے اور اس وقت لداخ کے علاقہ توچل میں خونریز لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی فوج نے اس علاقہ میں بھارت کے دو اگلے مورچوں پر حملہ کر کے بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ وریں اثناء چین والونگ اور توانگ میں بڑی تعداد میں فوج جمع کر رہا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اور زیادہ بڑے پیمانہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے والونگ پر قبضہ سے اس کی پوزیشن بہت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے اور وہ جب چاہے چائے اور تیل کی دولت سے مالا مال بھارتی صوبہ آسام پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق بھارتی فوجیں توانگ کے قریب جنگ کی چوکی پر بھی مار کھا کر تین میل پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ چینی فوج نے کامنگ کے علاقہ میں ہوائی پٹڑی بھی بھارت سے چھین لی ہے۔ اس طرح بھارت اس علاقے میں اپنے طیارے اتارنے کی سہولت سے بھی محروم ہو گیا ہے۔

چین دوستی کے پردے میں فریب دیتا رہا ہے

کولہاپور ۱۹۔ نومبر بھارتی صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کل یہاں کہا چین بھارت کے ساتھ دوستی کا دم بھرتا رہا۔ لیکن در اصل ہمیں فریب دیتا رہا۔ بھارتی صدر نے آج یہاں سیواجی یونیورسٹی کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ یہی وجہ ہے کہ جب چین نے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت بھارتی سرحدوں کے مشرقی اور مغربی حصوں پر زوردار حملہ کیا تو بھارت کو بہت حیرت ہوئی۔ مجھے اس امر میں کوئی شک نہیں کہ فتح بالآخر ہماری ہو گی۔ آپ نے کہا بھارت چین کے ساتھ اپنے اختلافات جنگ کے ذریعہ نہیں بلکہ مذاکرات سے طے کرنا چاہتا ہے۔

صدر ایوب کی تقریر بند کمرہ میں ہو گی

کراچی ۱۹۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب ۲۱ نومبر کو قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس سے بند کمرے میں خطاب کریں گے۔ اگلے روز وزیر خارجہ مسٹر محمد علی ایک مختصر سی تقریر میں بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کی صورتِ حال ایوان کے روبرو پیش کریں گے۔ عام بحث اور ۲۴ نومبر کو وزیر خارجہ کی طرف سے جواب قومی اسمبلی کے کھلے اجلاسوں میں دیا جائے گا۔

بھارت کو ملنے والا اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال کیا جائیگا

"میں قومی اسمبلی میں صورتِ حال کا مکمل نقشہ پیش کروں گا" (ایوب)

خیرپور ۱۹ نومبر، صدر ایوب نے کل خیرپور پہنچ کر کہا کہ بھارت کو مغربی طاقتوں نے جو اسلحہ دیا ہے اس سے پاکستان کو بجا طور پر تشویش ہے کیونکہ یہی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال کیا جائیگا اس سے پہلے سکھر ریلوے سٹیشن پر صدر نے کہا تھا کہ میں قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں چین اور بھارت کی سرحدی جھڑپوں اور بھارت کے لئے مغربی طاقتوں کے اسلحہ سے پیدا شدہ صورت حال کا مکمل نقشہ پیش کروں گا۔

صدر ایوب نے کہا کہ چین اور بھارت کی سرحدی جھڑپوں نے ایسی صورت حال پیدا کر دی ہے جو پاکستان کی سلامتی پر براہ راست اثر انداز ہو سکتی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ بھارت کو بڑی تیزی سے جو اسلحہ دیا جا رہا ہے وہ ہمارے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں نئی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد حالات سے عہدہ برآ ہونے کا لائحہ عمل طے کیا جائیگا میں قومی اسمبلی کے ارکان کے سامنے حالات کا واضح اور مکمل نقشہ پیش کروں گا۔ قومی اسمبلی کے ارکان کو اپنے نظریات کے اظہار کا موقع دیا جائیگا

بعد میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کا نظام مضبوطی سے قائم ہو چکا ہے بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ حقیقی جمہوریت چل سکتی ہے۔ چنانچہ لوگوں کو ہر سطح پر نظم و نسق میں شریک کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ نئے آئین کے نفاذ کے بعد بنیادی جمہوریتوں کے بعض ارکان یہ خیال کرنے لگے تھے کہ ان کے ادارے عارضی نوعیت کے تھے اور اب ختم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ ادارے ختم نہیں ہوں گے اور مستقل طور پر قائم رہیں گے۔ ان اداروں کے ذریعہ بڑی ترقی ہوئی ہے۔

بھارت کے لئے برطانوی اسلحہ

لندن ۱۹ نومبر برطانیہ نے بھارت کو قیمتی خودکار رائفلیں دی ہیں۔ جن سے ایک پورا بریگیڈ مسلح کیا جا سکتا ہے، برطانیہ کے اس عطیہ کی قیمت قریباً تیس لاکھ روپے بنتی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ نے تین ہزار خودکار رائفلیں اور ایمونیشن کے تیس لاکھ راؤنڈ شاہی فضائیہ کے خاص طیاروں میں بھارت پہنچائے ہیں۔ برطانیہ اس سے قبل معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) کی افواج کو اسی قسم کی رائفلیں مہیا کر چکا ہے۔ تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر ڈنکن سینڈز نے گزشتہ روز دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ رائفلیں بھارت کو عطیہ کے طور پر بھیجی گئی ہیں۔ تعلقات دولت مشترکہ اور وزارت دفاع کے افسروں سے جب رائفلوں کی صحیح تعداد کے متعلق استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ دریں اثنا بھارت نے برطانیہ سے مزید فوجی امداد دینے کی درخواست کی ہے۔ جس پر ان دنوں لندن میں غور کیا جا رہا ہے۔ بھارت نے برطانیہ سے ہسپتالوں میں استعمال ہونے والا طبی سامان۔ مکمل فیلڈ ہسپتال یونٹ لاریاں اور مختلف قسم کے چھوٹے اسلحہ مانگے ہیں۔

خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم

میرے ابا جان خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف کشمیر کی اچانک وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ اور دیگر احباب کی طرف سے ہمدردی کے پیغامات کثرت سے آ رہے ہیں اور دوست دور دور سے خبر سنتے ہی تعزیت کے لئے سیالکوٹ تشریف لا رہے ہیں۔ ابا جان کی وفات بالکل اچانک ہی واقع ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ہم سب بہن بھائی اور رشتہ دار جنازہ کے لئے سیالکوٹ اور ربوہ پہنچ گئے۔ سوائے ہمارے ایک بھائی عزیزم ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن کے جو کہ کینیڈا میں ہے سب وقت پر یہاں پہنچ گئے۔

ہماری والدہ کے نام اور چچا جان الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب نے خاکسار اور عزیزان خلیفہ عبدالوہاب۔ خلیفہ عبدالوکیل اور خلیفہ عبدالعزیز کے نام پیغامات کا سلسلہ جاری ہے۔

میں ان سب کی طرف سے تمام بزرگان اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کمال ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے کمال شفقت اور ہمدردی سے ہماری دلجوئی فرمائی اور باوجود علالتِ طبع کے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ نیز ربوہ میں جنازہ کا تمام بندوبست جناب برادرم میاں محمد ابراہیم صاحب اور چوہدری ظہور احمد صاحب نے فرمایا۔ اور تمام قافلہ کے قیام و طعام کا انتظام بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

ہم انشاء اللہ سب کی خدمت میں فرداً فرداً خط لکھیں گے۔

(خلیفہ) عبدالمنان نور منزل۔ واٹر ورکس۔ سیالکوٹ شہر